روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۵۵ | منگل۔ ۱۰ جمادی الثانی ۔۱۴۱۵ھ ' ۱۵۔نبوت ۱۳۷۳ ہش ' ۱۵۔نومبر ۱۹۹۴ء

نفسانی جھگڑوں کو دین کا رنگ مت دو

وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم 'حیا والا' صادق 'وفادار' عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ تم پر رحم فرمائے گا۔ دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کو دین کا رنگ مت دو۔ خدا کے لئے ہار اختیار کر لو اور شکست کو قبول کر لو تا بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دیکھو جس طرح تمہارے عام جسمانی حوائج کے پورا کرنے کے واسطے ایک مناسب اور کافی مقدار کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح تمہاری روحانی حوائج کا حال ہے۔ کیا تم ایک قطرہ پانی زبان پر رکھ کر پیاس بجھا سکتے ہو؟ کیا تم ایک ریزہ کھانے کا منہ میں ڈال کر بھوک سے نجات حاصل کر سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ پس اسی طرح تمہاری روحانی حالت معمولی سی توبہ یا کبھی کبھی ٹوٹی پھوٹی نماز یا روزہ سے سنور نہیں سکتی۔ روحانی حالت کے سنوارنے اور اس باغ کے پھل کھانے کے لئے بھی تم کو چاہئے کہ اس باغ کو وقت پر خدا کی جناب میں نمازیں ادا کر کے اپنی آنکھوں کا پانی پہنچاؤ اور اعمال صالحہ کے پانی کی نہر سے اس باغ کو سیراب کرو تا وہ ہرا بھرا ہو اور پھلے پھولے اور اس قابل ہو سکے کہ تم اس سے پھل کھاؤ۔

یاد رکھو ایمان بغیر اعمال صالحہ کے ادھورا ایمان ہے۔ کیا وجہ ہے کہ اگر ایمان کامل ہو تو اعمال صالحہ سرزد نہ ہوں؟ اپنے ایمان اور اعتقاد کو کامل کرو ورنہ کسی کام کا نہ ہو گا۔ لوگ اپنے ایمان کو پورا ایمان تو بناتے نہیں پھر شکایت کرتے ہیں کہ ہمیں انعامات نہیں ملتے جن کا وعدہ تھا۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۱۸۱)

یہ ناممکن ہے کہ خدا کے بندوں سے تعلق کاٹ دیا جائے اور خدا کا تعلق برقرار رہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

آنحضرت ﷺ سے روایت ہے۔ حضرت جریرؓ روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا۔ جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔ ایک چھوٹا سا فقرہ ہے۔ اس میں ایک عظیم الشان حکمتوں کا سمندر بیان ہو گیا ہے۔ ہر انسان اللہ تعالیٰ سے ایک توقع رکھتا ہے۔ اور اس سے نیچے بندے اس سے کچھ توقع رکھتے ہیں۔ اگر وہ چاہتا ہے کہ اس کی توقعات اللہ تعالیٰ پوری فرمائے تو ضروری ہے کہ اپنے نیچے جو بندے اس کے سپرد ہیں ان کی توقعات اپنے حق میں پوری کر کے دکھائے۔ یہ ناممکن ہے کہ خدا کے بندوں سے تعلق کاٹ دیا جائے اور خدا کا تعلق برقرار رہے۔ پس یہاں رحم کا تعلق ہے اگرچہ یہ لفظ عام طور پر نرم دلی سے پیش آنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ مگر بنیادی اصول یہی ہے کہ ہر وہ بات جس میں آپ اپنے ہم جنسوں سے یا اپنے ماتحتوں سے بدسلوکی کرتے ہیں یا ان کے حقوق کا خیال نہیں رکھتے ان تمام باتوں میں اصولاً آپ اللہ تعالیٰ کے رحم کے یا اس کے پیار کی توجہ کے مستحق نہیں رہتے۔ پس اس پر غور کر کے اگر ہم اپنے تعلقات کے دائروں کی نگرانی کریں تو بہت سے ایسے تعلقات ہیں جن میں ہمیں رخنے دکھائی دیں گے اور بہت سی ایسی دعائیں ہیں جن کی ناکامی کا سبب معلوم ہو

باقی صفحہ ۷ پر

محترم پروفیسر عبدالسلام صاحب کیلئے دعا کی درخواست

○ نوبل انعام یافتہ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب علیل ہیں احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس نادر اور قیمتی وجود کی جلد صحت یابی اور کامل تندرستی کے لئے خصوصی دعائیں جاری رکھیں۔ مولا کریم اپنے خاص فضل و کرم سے ڈاکٹر صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواست دعا

○ محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ آج کل علیل ہیں اور کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نافع الناس وجود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

شکریہ احباب

○ محترم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ انگلستان مورخہ ۳۰۔ ستمبر ۹۴ء بروز جمعۃ المبارک وفات پا گئے۔ ان کی وفات کے بعد احباب جماعت یو۔ کے اور دنیا بھر کے بعض دیگر ممالک سے بذریعہ ٹیلیفون' خطوط' فیکس تعزیت کے پیغامات موصول ہوئے اور ابھی بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔

انفرادی طور پر ان کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کرنا ممکن نہیں ہے۔ لہٰذا الفضل کے توسط سے میں اپنے اپنے بچوں اور دیگر عزیز و اقارب کی طرف سے ان سب کا خلوص دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

طاہرہ عیسیٰ اہلیہ چوہدری محمد عیسیٰ
اسلام آباد۔ لندن

صواب کیا ہے؟ کہ ہر کام اسطرح پر کیا جاوے جسطرح اللہ تعالیٰ نے اسکا حکم دیا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ- پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۱۵- نبوت- ۱۳۷۳ ہش ۱۵- نومبر ۱۹۹۴ء

مشعل راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

○ دعا کے لئے رقّت والے الفاظ تلاش کرنے چاہئیں یہ مناسب نہیں کہ انسان مسنون دعاؤں کے ایسا پیچھے پڑے کہ ان کو جنتر منتر کی طرح پڑھتا رہے۔ اور حقیقت کو نہ پہچانے۔ اتباع سنت نبوی ضروری ہے مگر تلاش رقت بھی اتباع سنت ہے۔ اپنی زبان میں جس کو تم خوب سمجھتے ہو۔ دعا کرو تاکہ دعا میں جوش پیدا ہو۔ الفاظ پرست مخذول ہوتا ہے حقیقت پرست بننا چاہئے۔ مسنون دعاؤں کو بھی برکت کے لئے پڑھنا چاہئے مگر حقیقت کو پاؤ۔

○ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر اس سے آخر تریاق بن جاتا ہے۔

○ یاد رکھو کہ سچے اور پاک اخلاق راستبازوں کا معجزہ ہے جن میں کوئی غیر شریک نہیں کیونکہ وہ جو خدا میں محو نہیں ہوتے وہ اوپر سے قوت نہیں پاتے۔ اس لئے اُن کے لئے ممکن نہیں کہ وہ پاک اخلاق حاصل کر سکیں۔ سو تم اپنے خدا سے صاف ربط پیدا کرو ٹھٹھا۔ ہنسی۔ کینہ وری۔ گندہ زبانی۔ لالچ۔ جھوٹ۔ بدکاری۔ بدنظری۔ بدخیالی۔ دنیا پرستی۔ تکبّر۔ غرور۔ خود پسندی۔ شرارت۔ کج بحثی سب چھوڑ دو۔

○ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا۔

○ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے۔ (صاحب ایمان) کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کر دے۔ جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔

○ دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے انسان خدا کے نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔

لوگ پابندِ سلاسل دیکھ کر ہوتے ہیں خوش
لوگ تو دیتے ہیں میرے ہاتھ میں اک جام سم
میرا دل کہتا ہے یہ تعزیر تو کچھ بھی نہیں
"اس قدر مجھ پہ ہوئیں تیری عنایات و کرم"

ابوالاقبال

○

مَیں ترے فضل کا جتنا بھی سزاوار ہُوا
غیر کی آنکھ میں اُتنا ہی گنہگار ہُوا

لوگ رکھ دیتے ہیں پتھر مری راہوں میں مگر
ٹھوکروں ہی سے مرا راستہ ہموار ہُوا

مَیں اگر خاک بسر ہوں تو مبارک دیجے
دُھول ہی سے تو مِرا عشق ثمردار ہُوا

پیرِ میخانۂ فطرت کی فقط ایک نگہ
اور ہر صاحبِ کشکول بھی زردار ہُوا

دیدہ ور کو تو رہا اپنی نظر کا پندار
کم نگاہی سے مری آنکھ کو دیدار ہُوا

بولتا میں تو کئی لوگ الجھنے لگتے
خامشی سے مرے مفہوم کا اظہار ہُوا

آج کی بات نہیں کل پہ نظر ہے میری
یہ تماشہ تو کئی بار سرِ دار ہُوا

بال و پَر سے جسے محروم سمجھتا ہے کوئی
شانِ ایزد ہے وہ پرواز کا شہکار ہُوا

میں نے آدابِ فنا سیکھ کے پائی ہے حیات
آنکھ کو بند کیا ہے تو مَیں بیدار ہُوا

آپ کہتے ہیں کہ نالائق و ناداں ہے نسیم
مجھ پہ یہ آپ کا احسانِ گرانبار ہُوا

نسیم سیفی

ہومیو پیتھک کلاس نمبر ۴۰

آرسنک اور کاربوویج کے خواص اور استعمالات کا تذکرہ

کاربوویج جان بچانے کی دوا ہے گھروں میں موجود ہونی چاہئے

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام "ملاقات" میں مورخہ یکم نومبر ۱۹۹۴ء کو ہومیو پیتھک کلاس میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

کے ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۴۰

لندن یکم نومبر ۱۹۹۴ء حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری نیک دعائیں آپ کے لئے) نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات کی ہومیو پیتھک کلاس میں آج آرسنک اور کاربوویج کے بارے میں سبق دیا۔

ابتدا میں حضرت صاحب نے آکو پنچر کے چینی طریقہ علاج کے بارے میں فرمایا کہ میڈیکل سائنس اس طریق کو تسلیم نہیں کرتی لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ آکو پنچر کے ماہر نے ایک شخص کے دائیں اور بائیں بازو میں سوئیاں لگائیں اور اس کا جسم درد سے مکمل طور پر عاری ہو گیا۔ اس شخص کا اوپن ہارٹ آپریشن کیا گیا اور کوئی بے ہوشی کی دوا نہیں دی گئی۔ اسے کہا گیا کہ وہ بے شک اخبار پڑھتا رہے۔ اسی طرح کینسر کا ایک آپریشن کیا گیا اور کسی بے ہوشی کی دوا کی ضرورت نہیں پڑی اور ذرہ بھر بھی مریض کو تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ سنی سنائی بات نہیں ہے خالص سائنسی آبزرویشن ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا چین کی اس سائنس کا تعلق ایک نبی کے کشف VISION سے ہے۔ یہ چین کے قدیم ترین نبی تھے۔ چین میں نبی کا لفظ رائج نہیں وہ اسے وائز مین (صاحب فراست شخص) کہتے ہیں۔ انہوں نے کشف دیکھا کہ زرد دریا سے ایک جانور خچر کی شکل کا برآمد ہوا جس کی پیٹھ پر لکیریں ہیں جو ایک خاص نقشہ بنا رہی تھیں۔ انہوں نے اس کو غور سے دیکھا اور اپنے ذہن میں محفوظ کر لیا۔ تب وہ جانور واپس دریا میں چلا گیا۔ بعد میں انہوں نے اس نقشے کے ذریعے آکو پنچر کا طریقہ وضع کیا جو میل اور فی میل MALE AND FEMALE طاقتوں کے توازن پر مبنی ہے۔ اس پر انہوں نے جو لکھا اس سے وہ اس ساری سائنس کے جد امجد قرار پائے۔ پھر مختلف دیگر انبیاء نے اس سائنس کو آگے بڑھایا اور انسانی جسم کے تفصیلی نقشے بنا کر آکو پنچر کا طریق رائج کیا۔

حضرت صاحب نے فرمایا جو ہمیں نظر آتا ہے خدا کی آنکھ اس سے بہت زیادہ پیاری ہے۔

آرسنک اس کے بعد حضرت صاحب نے گزشتہ روز کے سبق کے تسلسل میں آرسنک کا ذکر جاری رکھا۔

آرم میور جو خودکشی کے خیالات کا علاج ہے اس کے بارے میں حضرت صاحب نے فرمایا آرم میٹ ARUM MAT بھی اس سلسلے میں استعمال کی جاتی ہے۔ مگر میرے تجربے میں آرم میور ہے۔

آرم میور کے ایک اور استعمال کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا اگر اس کی ایک خوراک CM میں حمل کا ابتدائی احساس ہوتے ہی دی جائے تو یا تو لڑکی کو ABORT کر دیتا ہے یا لڑکے کی پیدائش کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ میں نے یہ تجربہ کر کے دیکھا ہے۔

آرسنک البیومن کے لئے بہت اچھی دوا ہے۔ ہلکا سیاہی رنگ کا پیشاب البیومن کی علامت ظاہر کرتا ہے۔

خشک کھانسی میں آرسنک بہت اچھا اثر کرتی ہے آرسنک کی دوسری علامتیں بھی مریض میں پائی جائیں پھر یہ کھانسی آرسنک کے بغیر ٹھیک نہ ہوگی۔

دمے کا بھی یہ علاج ہے اگر عموماً دوسری علامتیں بھی ہوں۔ گہرا بلغمی دمہ آرسنک میں نہیں ہوتا۔

دل کے لئے بھی یہ بہت اچھی دوا ہے۔ تیز نبض اور باریک نبض اور بے چینی کا بھی علاج ہے پہاڑ پر چڑھنا آرسنک کے مریض کے لئے بہت مشکل کام ہے۔ چند قدم چلنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ یہ دل کے مریضوں کی لازمی علامت ہے۔

آرسنک آئیوڈائیڈ آرسنک اور کوکا میں چڑھائی مشکل ہے یہ اس وقت ہوتا ہے جب دل کے عضلات کمزور ہو چکے ہوں۔ اس کے ساتھ آرسنک آئیوڈائیڈ کو بھی شمار کر لیں تو بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ السریشنز Ulcerations میں زخموں کا ناسور بننے میں، گنگرین میں۔ پھیپھڑوں کے نچلے حصے میں ناسور ہوں تو آرسنک آئیوڈائیڈ اچھا کام کرتی ہے۔ اس میں ہر قسم کی بیماری مل جاتی ہے اس کو پہچاننا بڑا مشکل کام ہے۔

آرسنک کا مریض ٹھنڈا Indolent ہوتا ہے آئیوڈین کا مریض بہت گرمی اختیار کرتا ہے۔ پتلا دبلا گرم اور متحرک جسم آئیوڈین کی علامت ہے۔ مریض ٹھنڈا بھی ہو اور گرم بھی۔ گرمی سے بھی تکالیف بڑھ جائیں اور ٹھنڈ سے بھی۔ بہت سی دیگر دواؤں کی جھلکیاں بھی اس میں ملتی ہیں۔ ہر مریض کی آزادانہ Independent ٹریٹ منٹ چاہئے۔ اگر آرسنک پورا فائدہ نہ دے اور نہ ہی آئیوڈم فائدہ دے تو آرسنک آئیوڈائیڈ بہت بہتر ہے اور آخری مراحل طے کرنے میں ممد ہوتی ہے دبلا پتلا تیز طرار اوور ایکٹو بچہ اس کے لئے آئیوڈم بہت مفید ہے۔

وضع حمل کے وقت بعض دفعہ پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ اس کی چوٹی کی دوا کاسٹیکم ہے جو بہت اچھا اثر کرتی ہے۔ اگر یہ کام نہ آئے اور آرسنک کی مزاجی علامتیں موجود ہوں تو آرسنک بہت مفید دوا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو کاسٹیکم کے ساتھ آرنیکا ملا دی جائے تو اچھا اثر کرتی ہے۔

کاسٹیکم کا تعلق فالجی علامات سے ہے۔ اچانک گردے کام چھوڑ دیتے ہیں۔ جس سے پیشاب رک جاتا ہے۔ اس کے علاوہ گلا بیٹھنے میں بھی آرسنک مفید ہے۔ آرنیکا میں جلدی بیماری ہربیز Herbez بھی ہے۔ آرسنک آرنیکا اور لیڈم کو ملا کر دیا جائے تو ہر قسم کے زہروں کا علاج اس سے کیا جا سکتا ہے۔ خصوصاً ہربیز کا۔

حضرت صاحب نے فرمایا میں نے آرسنک آئیوڈائیڈ تفصیل سے پڑھانے کا ارادہ اس لئے چھوڑ دیا ہے کہ اس کی علامات ایسی ہیں کہ ہر مرض کا نشان اس میں مل جاتا ہے۔

آرسنک آئیوڈائڈ اوورین ٹیومر میں بیماری کو روک دیتا ہے۔ یوٹرس یعنی رحم کے کینسر میں کینٹ نے بھی لکھا ہے کہ کینسر کے بڑھنے کی تکلیف رک گئی۔ اگر چی بوٹی اس کے ساتھ ملا کر دی جائے تو زیادہ فائدہ ہوگا۔

حضرت صاحب نے فرمایا میں ہومیو پیتھی میں انجکشن کا قائل نہیں ہوں۔ انجکشن کے حق میں سارے دلائل غیر موثر ہیں۔

کاربوویج CARBO VEG یہ روزمرہ کی لائف سیونگ (جان بچانے والی) دوا ہے۔ ہر وقت گھر میں رکھنا ضروری ہے ایک کاربن معدنیات سے نکلتا ہے اور دوسرا نباتاتی vegetative ذرائع سے حاصل ہوتا ہے۔ جب زندگی ڈوب رہی ہو تو اسے اٹھانے میں بہت موثر ہے۔

محترم نسیم شاہ صاحب جو حضرت مہر آپا صاحبہ کے بھائی تھے۔ ان کو ایک دفعہ ہارٹ اٹیک ہوا۔ میں پہنچا تو وہ بالکل ٹھنڈے تھے۔ ماتھے پر برف کی طرح کا ٹھنڈا پسینہ تھا۔ سانس ختم ہو چکا تھا۔ میں نے ان کا منہ کھول کر اس میں کاربوویج کے دو تین قطرے ڈال دیئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے سانس جاری ہو گیا۔ ماتھا گرم ہونا شروع ہوا طبیعت بحال ہو گئی۔

حضرت صاحب نے فرمایا کاربوویج کا تعلق دمے کی بیماریوں سے بھی ہے۔

ضمناً حضرت صاحب نے آرسنک آئیوڈائیڈ کا ذکر فرمایا کہ سورائسس (کوڑھ) میں دی جاتی ہے۔ کوڑھ میں سلفر اور سورائینم ایک ہزار کی طاقت میں باری باری دیا جائے تو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد ہائیڈروکوٹائیل اس پر اثر کرتی ہے۔ آرسنک آئیوڈائیڈ سفلس Syphlis یعنی آتشک کی ہر سٹیج پر مفید ہے۔

کاربوویج کا ذکر دوبارہ کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا یہ دل کی بیماریوں میں بہت اچھا اثر کرتی ہے جہاں دل کے اعصاب جواب دے رہے ہیں وہاں دل کے عضلات کے لئے بطور ٹانک کام کرتی ہے۔

سارے جسم میں ہوا لیکن اس میں بدبو نہ ہو تو چائنا کی علامت ہے۔

کاربوویج میں سانس کی تکلیف کا بھی علاج ہے۔ لائف سیونگ میں کاربن مونو آکسائیڈ کا علاج ہے۔ گھروں میں سردیوں میں کوئلوں کی آگ سے زہریلی گیس نکلتی ہے۔ اس کے لئے کاربوویج مفید ہے۔

باقی صفحہ ۵ پر

نسیم سیفی

حضرت ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم

آپ تھے تو ماسٹر لیکن عمر کے آخری حصے میں اپنے نام کے ساتھ مبشر (دین حق) لکھا کرتے تھے۔ چنانچہ اب بھی ان کے مکان پر جو نام کا بورڈ آویزاں ہے اس پر ان کے نام کے ساتھ مبشر (دین حق) بھی لکھا ہوا ہے۔ مجھے حضرت ماسٹر صاحب کے ساتھ جسمانی قرب بھی رہا اور قلبی قرب بھی۔ جسمانی قرب تو اس طرح رہا کہ قادیان کے محلہ دار الفضل میں ایک چھوٹی سی گلی تھی جس کے ایک طرف دو مکان تھے اور دوسری طرف تین۔ دو مکان تو تھے محترم سردار کرم داد صاحب اور محترم سردار لفٹیننٹ نذر حسین صاحب کے اور دوسری طرف تین مکانوں میں سے دو مکان ہمارے تھے یعنی ایک اباجی کا اور دوسرا ان کے ایک بھائی کا جو لمبا عرصہ پہلے قادیان ہی میں وفات پا کر بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے تھے۔ اور تیسرے مکان کی ملکیت کا تو علم نہیں کہ وہ مکان کس کا تھا لیکن وہاں حضرت ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم ہی رہتے تھے۔ وہیں ان کی والدہ محترمہ نے وفات پائی اور ان کی وفات کے بعد ماسٹر صاحب اپنی عمر کے آخری حصے تک جب بھی مجھ سے اس بات کا ذکر کرتے یہ ضرور بیان کرتے کہ آپ کی دادی اماں نے بیماری کے دنوں میں میری والدہ کی بہت خدمت کی۔ یہ ان کی احسان مندی تھی ورنہ مکان ایک دوسرے کے قریب ہوں اور کوئی شخص بیمار ہو جائے تو تیمارداری اور خدمت تو کی ہی جاتی ہے۔ میری دادی اماں نے بھی ان کی تیمارداری بھی کی اور خدمت بھی کی۔ لیکن حضرت ماسٹر صاحب کے اعلیٰ کردار کی یہ ایک علامت ہے کہ آپ ہمیشہ اس بات کا مجھ سے ذکر کرتے رہے کہ تمہاری دادی اماں نے میری والدہ کی بیماری کے دنوں میں دن رات ایک کر دیا تھا۔ ہر وقت ان کے پاس رہتی تھیں۔ اور انہوں نے ان کی بہت زیادہ خدمت کی۔

یہ تیسرا مکان ہمارے مکان سے مغرب کی طرف تھا۔ جنوب کی طرف ایک مکان چھوڑ کر حضرت ماسٹر صاحب کے خسر محترم منشی عبدالخالق صاحب جو ایک لمبے عرصے تک مدرسہ احمدیہ کے اکاؤنٹنٹ رہے تھے کا مکان تھا۔ یہ مکان خاصا وسیع تھا۔ اور اس کی ایک بیرونی دیوار اس طرح بنی ہوئی تھی کہ اس کے نیچے کنواں آدھا گھر کے اندر تھا اور آدھا گھر کے باہر۔ قادیان میں بعض اور مکان بھی ایسے تھے کہ لوگوں کی سہولت کے لئے گھر والوں نے اپنے کنوئیں کو آدھا اندر رکھا ہوا تھا اور آدھا باہر۔ تاکہ لوگ وہاں سے آسانی سے پانی لے سکیں۔ مجھے یاد ہے کہ بچپن میں کئی دفعہ گرمیوں کے دنوں میں میں وہاں سے اس لئے پانی لایا کرتا تھا کہ عام کنوؤں کی نسبت اس کنوئیں کا پانی ٹھنڈا تھا۔ پس مغرب میں حضرت ماسٹر صاحب کا تیسرا مکان اور جنوب میں ان کے خسر محترم منشی عبدالخالق صاحب کا مکان۔

اور جب ہم ربوہ آئے اور دار الرحمت وسطی میں اباجی نے اپنا مکان بنوایا تو حضرت ماسٹر صاحب ہمارے مکان کے بالکل سامنے آ کر قیام پذیر ہوئے۔ اور کافی عرصہ وہیں رہائش رکھی۔ گویا کہ شروع سے لے کر آخر تک جسمانی قرب رہا۔ بعد میں جب انہوں نے اپنا مکان بنایا تو وہ بھی ہمارے مکان سے کچھ زیادہ فاصلے پر نہیں تھا۔ اگرچہ محلہ تو بدل گیا یعنی دار الرحمت شرقی میں چلے گئے لیکن فاصلہ صرف چند مکانوں کا تھا۔ اور ویسے بھی جب بھی موقعہ ملتا وہ بڑے پیار سے ملتے اور اس بات کا اظہار کرتے کہ ہمارے دونوں خاندانوں کا ایک بہت لمبے عرصے سے ایک دوسرے سے رابطہ ہے۔

میں جب نائیجیریا سے واپس آیا تو میرے پاس تشریف لائے کہنے لگے سنا ہے آپ کے پاس کچھ جماعتی سلائیڈیں ہیں۔ میں آجکل سلائیڈیں دکھاتا ہوں اگر ان میں سے چند ایک سلائیڈیں آپ مجھے دے دیں تو جماعت کے احباب کی دلچسپی کا باعث ہوگا۔ میں نے اپنی ساری سلائیڈیں ان کے آگے ڈھیر کر دیں اور ان سے کہا کہ آپ جونسی اور جتنی سلائیڈیں چاہیں لے سکتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی حسب منشا جماعت کی کارگزاری کے مختلف نظاروں کی سلائیڈیں مجھ سے لے کر اپنی سلائیڈوں کی فہرست میں شامل کر لیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ حضرت ماسٹر صاحب تھے تو ماسٹر لیکن اپنے آپ کو مبشر (دین حق) کہا کرتے تھے۔

غالباً اس کی ابتداء یوں ہوئی کہ جب ملکانے میں شدھی کا معاملہ اٹھا تو آپ نے اپنے شعری ذوق کی وجہ سے وہاں تہلکہ مچا دیا۔ گیروے کپڑے پہن لئے۔ چمٹا ہاتھ میں لے لیا اور اپنی کہی ہوئی نظمیں قریہ بہ قریہ گاتے رہے اور یہ نظمیں بعد میں بھی ایک عرصے تک زبان زد عام رہیں۔ شعری ذوق ہی کے سلسلے میں آپ ایک لمبے عرصے تک جلسہ سالانہ کے موقعہ پر نظم پڑھا کرتے تھے۔ آپ کی آواز بھی اچھی تھی آپ کی نظمیں بھی سادہ اور سلیس تھیں۔ اور بھرپور دین کا ان میں رنگ ہوتا تھا۔ بہت پسند کی جاتی تھیں ایک دفعہ آپ نے ایک نظم اپنے چھوٹے سے بیٹے سے جلسہ سالانہ پر پڑھوانے کے لئے (حضرت امام جماعت الثانی) سے درخواست کی حضرت صاحب نے نہ صرف اجازت دے دی بلکہ اس بچے کو اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر میز پر کھڑا کر دیا۔ اور اس سے خوش الحانی سے نظم سنی۔ نظم سننے کے بعد آپ نے وہیں میز پر کھڑے ہی اس بچے کو پانچ روپے کا نوٹ دیا۔ یہ بات آج سے تقریباً ۶۰ سال پہلے کی ہوگی۔ اس وقت بچے کے لئے پانچ روپے کا نوٹ حاصل کرنا آج کے مقابلے میں ایک بہت بڑا انعام تھا۔ اور پھر بات رقم کی نہیں۔ دراصل یہ وہ انعام تھا جو حضرت امام جماعت الثانی نے اس بچے کی نظم اور خوش الحانی سے متاثر ہو کر اسے دیا تھا۔ یقیناً یہ اس کی ساری عمر کی کمائی سے بڑھ کر قیمتی تھا۔

حضرت ماسٹر صاحب نے چند ایک کتابیں بھی تصنیف کیں۔ ایک کتاب کے عنوان کا ایک حصہ کانفرنس تھا جو کسی حکومت نے ضبط کر لی۔ دراصل یہ دینی تاریخ تھی جو حضرت آدم سے شروع ہو کر آج کل کے زمانے تک پہنچتی تھی۔ لیکن بہرحال حکومت کو یہ بات ناگوار گزری اور کتاب ضبط کر لی گئی۔ اس کے علاوہ آپ اپنی نظموں کے مجموعے بھی شائع کیا کرتے تھے۔ ان مجموعوں کے نام میں اسلم ہمیشہ موجود ہوتا تھا۔ اگرچہ یہ تو میں نہیں کہہ سکتا کہ آج کل یہ مجموعے کہیں سے مل سکتے ہیں یا نہیں لیکن ان کی مٹھاس کا آج بھی لطف آ رہا ہے۔

حضرت ماسٹر صاحب کو دو باتوں نے جماعت میں شہرت دی۔ ایک تو ملکانہ میں ان کا کام اور ان کا انداز جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ گیروے کپڑے پہن کر لمبا سا چمٹا ہاتھ میں لے کر اپنی نظمیں قریہ بہ قریہ گاتے پھرتے تھے۔ اور لوگ نہ صرف سن کر خوش ہوتے تھے۔ بلکہ متاثر بھی ہوتے تھے۔ دوسری بات جس نے انہیں جماعت میں بہت معروف کر دیا وہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آپ کا خوش الحانی سے نظموں کا پڑھنا تھا۔

جس بچے کا میں نے ذکر کیا ہے کہ حضرت امام جماعت الثانی نے اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر سٹیج پر کھڑا کر کے جلسہ سالانہ کے حاضرین کو ان کی نظم سنوائی اس کا نام محمد یونس اسلم تھا۔ مجھ سے دو چار سال چھوٹا ہوگا۔ لیکن میری اور اس کی آپس میں خاصی دوستی تھی۔ دوستی اس لئے بھی تھی کہ اس کے والد صاحب اور اس کے تمام گھر والے ہمارے گھر والوں سے خاصا قریبی رابطہ رکھتے تھے۔

۱۹۶۴ء میں میں نائیجیریا سے واپسی پر قافلہ کے ساتھ قادیان جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے گیا تو محمد یونس اسلم صاحب بڑے تپاک سے ملے اور کہنے لگے ایک لطیفہ سناؤں آپ کو میرے ہاں کچھ زیادہ بچے ہو گئے ہیں۔ اور میں نے سوچا کہ اب مزید بچے نہ ہی ہوں تو بہتر ہے۔ چنانچہ میں نے کسی کے مشورے سے اپنے گھر ایک دوائی کھلائی۔ یونس صاحب کہنے لگے کہ بھائی سیفی آپ کو کیا بتاؤں خیال تو یہ تھا کہ اب کوئی بچہ نہیں ہوگا۔ لیکن ہوا یہ کہ اگلے سال توام بچے پیدا ہوئے۔ اور یہ دیکھ کر نہ صرف یہ بچے رکے نہیں بلکہ ایک کی جگہ دو بچے پیدا ہو گئے میں نے فیصلہ کر لیا کہ اب بچے روکنے کے لئے کوئی کارروائی نہیں کرنی۔ اسے اللہ تعالیٰ کا انعام سمجھ کر آنے ہی دیا جائے۔ تو اچھا ہے۔

کچھ عرصے کے بعد آپ کی وفات ہو گئی جب میں نے ان کی وفات کا سنا تو مجھے ایک بہت لمبے عرصے کی کئی باتیں اس طرح یاد آنے لگیں جیسے ایک فلم میرے سامنے چلتی ہو۔ حضرت ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم ربوہ میں فوت ہوئے اور یہیں دفن ہوئے یونس اسلم صاحب قادیان میں فوت ہوئے اور وہیں ان کی تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کے درجات کو بلند کرے۔ کہ ایک وقت میں ان دونوں نے جماعت کو بڑی خوشیاں مہیا کی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان خوشیوں کی ہی ان کو جزا دے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

○ مجلس انصار اللہ پاکستان اپنے اراکین علم و فضل میں اضافہ و ترقی اور روحانی خزائن کے باقاعدہ مطالعہ و امتحان کا ایک معین سالانہ لائحہ عمل ترتیب دیتی ہے۔ مقصد یہ کہ افراد جماعت کے اندر ذاتی مطالعہ کا ذوق فروغ پائے اور مرکزی سلسلہ امتحانات میں شرکت سے اس عمل کو مزید آگے بڑھایا جائے۔

واضح رہے کہ مطالعہ و امتحان کا یہ سلسلہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہی کا تجویز فرمودہ ہے۔ جیسا کہ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

"دسمبر کے آخر میں جو احباب کے واسطے امتحان تجویز ہوا ہے اس کو لوگ معمولی بات خیال نہ کریں اور کوئی اسے معمولی عذر سے نہ ٹال دے۔ یہ ایک بڑی عظیم الشان بات ہے اور چاہئے کہ لوگ اس کے واسطے خاص طور پر اس کی تیاری میں لگ جاویں"۔

زعماء کرام سے درخواست ہے کہ انصار کو مرکزی لائحہ عمل برائے مطالعہ و امتحان سے بار بار آگاہ کرتے رہیں۔ سال رواں کے امتحان سوم کے حل شدہ پرچے مجالس کی طرف سے موصول ہو رہے ہیں لیکن وصولی کی رفتار کم ہے۔ زعماء کرام خصوصی توجہ سے انصار مطالعہ امتحان کے اس عمل میں شرکت کو یقینی بنائیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

ابن العطاء

میرا کالم

مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ایم۔ڈی امریکہ سے چند روز کے لئے پاکستان تشریف لائے۔ پاکستان میں مختلف مقامات پر اپنے مفوضہ فرائض انجام دینے کے بعد آپ ربوہ پہنچے تو سب سے پہلے الفضل کے دفتر میں تشریف لائے۔ جس وقت وہ الفضل کے دفتر میں پہنچے میں اخبار کا کام نبٹا کر گھر واپس آ چکا تھا۔ چنانچہ وہاں سے انہوں نے میرے گھر کا پتہ حاصل کیا اور سیدھے گھر پر آ گئے دوپہر کا وقت تھا۔ کھانا کھانے کے بعد میں چند لمحوں کے لئے لیٹا تھا کہ تھوڑا سا آرام کر لوں تو دروازے پر کسی نے زور زور سے دستک دی۔ میرے بیٹے نے دروازہ کھولا اور مجھے نیم خوابی سے جگا کر کہا کہ بشیر احمد صاحب امریکہ سے تشریف لائے ہیں۔ میں اٹھا اور ان سے ملا۔ یہ میری ان سے پہلی ملاقات تھی۔ اگرچہ ہم نے قادیان میں ایک دوسرے کو دیکھا ہوا تھا لیکن وہ میرے چھوٹے بھائی کے دوست اور ہمجولی تھے جو مجھ سے تقریباً دس سال چھوٹا ہے۔ اس لئے دیکھنے کے باوجود میرا اور ان کا کوئی قرب نہیں تھا۔ لیکن انہوں نے سلام کرتے ہی اس طرح مجھ سے معانقہ کیا کہ گویا محبت کے شکنجے میں لے لیا۔ مجھے خوب کس کر دبایا اور معانقہ بھی چار دفعہ کیا۔ دائیں بائیں اور پھر دائیں اور بائیں اور اس معانقہ کے دوران خوب کھلکھلا کر ہنستے بھی رہے اور پیار کے ایسے الفاظ ان کے منہ سے نکلے جو ان کے حقیقی جذبے کے مظہر تھے۔ میں نے اپنے بہنوئی سلطان احمد صاحب طاہر کو بھی بلا لیا کیونکہ مجھے یہ خیال تھا کہ شائد یہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کو جانتے ہوں گے۔

بہرحال ہم بیٹھ گئے اور ہم نے جہان بھر کی باتیں کیں۔ قادیان کی بہت سی باتیں ہوئیں۔ ان دنوں کی فضا جب یہ قادیان میں تعلیم کے لئے گئے تھے اور خاصی دیر تک وہاں رہے۔ ان تمام نوجوانوں کے نام آئے جو ان سے ملے اور جن سے یہ کھیلے۔ اور ہر نام کے ساتھ ایک قہقہہ بلند ہوا۔ اس لئے کہ یہ تمام نوجوان اپنی اپنی مخصوص عادات کے ساتھ جانے پہچانے جاتے تھے۔ ہمارا گھر بیت الحمد محلہ دارالفضل کی مغربی جانب چند قدموں پر تھا اور ان کا گھر اسی بیت الحمد کی مشرقی جانب اس سے بھی کم چند قدموں پر۔ وہ دن ایسے تھے کہ محلہ کے تمام بچے ایک دوسرے کو جانتے تھے ایک دوسرے کی عادات کو پہچانتے تھے اور ایک دوسرے سے گھل مل کر کھیلتے تھے۔ چنانچہ اس وقت کی بہت سی یادیں سامنے آئیں۔ انہوں نے اس بات کا بھی تذکرہ کیا کہ بیت الحمد میں جب بزرگ حضرات بیٹھ کر دینی باتیں کرتے تھے تو ہم ان کے سامنے زانوئے ادب تہہ کئے بیٹھے رہتے تھے۔ ان بزرگوں میں انہوں نے بڑے احترام اور بڑی محبت کے ساتھ میرے والد صاحب کا بھی نام لیا اور کہا کہ جو باتیں ان دنوں کانوں میں پڑی تھیں وہ ہمارے لئے مشعل راہ ثابت ہوئیں۔

اس کے بعد جماعت کی موجودہ کیفیت کا تذکرہ شروع ہوا تو انہوں نے حضرت امام جماعت الرابع سے محبت کے بعض نظاروں کا نقشہ کھینچا جب حضرت صاحب نے کینیڈا میں کچھ دور کھڑے دیکھ کر آواز دی اور بلا کر بڑی محبت کے ساتھ گلے سے چمٹا لیا۔ ایسا ایک دفعہ نہیں کئی دفعہ ہوا۔ اس کے علاوہ بھی انہوں نے حضرت صاحب کی عمومی محبت کا اس طرح تذکرہ کیا کہ بعض اوقات ایسے لگتا تھا کہ ان کی آواز رندھ گئی ہے اور ان کی آنکھوں میں آنسو ہیں کہ اب ڈھلکے کہ اب ڈھلکے۔ حالانکہ بظاہر دیکھنے سے ہرگز ایسا نہیں معلوم ہوتا تھا کہ یہ تو مند محض ایسی باتوں پر آنسو بھی بہا سکتا ہے لیکن محبت کا جذبہ نہ عمر کی پرواہ کرتا ہے نہ تومندی کی۔ جب آنسو ڈھلکانے پر آتا ہے تو آنسو ڈھلک ہی پڑتے ہیں۔ یہی ان کی بھی کیفیت تھی۔ جماعت کی ترقی کی بات ہوئی تو آپ نے ڈش انٹینا سے ایسے انس کا اظہار کیا کہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ ڈش انٹینا کے پروگرام کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہیں' کہنے لگے کہاں لوگ حضرت صاحب کو دور ہی سے ذرا سا دیکھتے تھے اور اس میں میں نے بھی لقمہ دیا کہ بیت الاقصیٰ میں جمعہ کے روز جب باہر بیٹھے لوگوں کو حضرت صاحب کا شملہ نظر آ جاتا تھا تو لوگ بڑا خوش ہوتے تھے کہ وہ حضرت صاحب ہیں۔ لیکن اب کیفیت کیا ہے۔ اب حضرت صاحب ہر گھر میں ٹی۔وی میں بیٹھے ہیں۔ ٹی۔وی جو ہم سے دو تین گز کے فاصلے پر ہوتا ہے۔ اس میں حضرت صاحب کا صرف شملہ نہیں بلکہ پورے کا پورا بدن نظر آتا ہے اور یہ جماعت کی ایسی خوش قسمتی ہے کہ شائد اس کے لئے اگر موجودہ حالات نہ ہوتے تو ہمیں سالہا سال انتظار کرنا پڑتا۔ سالہا سال بھی کہہ کر یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ آخر کتنے سالوں میں ہماری یہ پوزیشن ہو جاتی کہ ہمارا اپنا ٹی۔وی ہوتا۔ خدا ہی جانتا ہے۔

اس موقعہ پر میں نے محترم ڈاکٹر صاحب کو بتایا کہ جب حضرت امام جماعت الثالث نے نائیجیریا میں ریڈیو سٹیشن لگانے کا منصوبہ بنایا تھا تو مجھے فرمایا کہ گلوب لے کر آ جاؤ ہم کچھ پیمائشیں کریں گے خیال یہ پیدا ہوا کہ ذرا یہ بھی یہ ریڈیو لگایا جائے جب اس کی اجازت نائیجیریا کی حکومت سے مانگی گئی تو انہوں نے کہا کہ آپ صرف ایسا ریڈیو لگا سکتے ہیں جو چالیس میل کے ریڈیئس تک پہنچ سکے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ یہ بات حضرت صاحب کو پسند نہیں تھی۔ چنانچہ وہ پروگرام نہ بن سکا جب ہم نقشہ تیار کر رہے تھے تو حضرت صاحب نے مسکرا کر فرمایا کہ سیفی صاحب ہم یہ وقت کس طرح پورا کیا کریں گے۔ مولانا ابوالعطاء اور بعض ایسے ہی دیگر علماء کی تقاریر لکھواتے رہیں گے وہ لوگوں کو سناتے رہیں گے۔ یا پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ہم مصری گانے والی ام کلثوم سے کہیں گے کہ وہ بغیر ساز کے ہمیں نظمیں ترنم کے ساتھ پڑھ دے۔ یہ بات تو محض از راہ مذاق کہی تھی۔ کیونکہ حضرت صاحب نے بھی ایسا کرنا تھا نہ ایسا ممکن تھا۔ بہرحال ڈش انٹینا کے متعلق بھی محترم ڈاکٹر صاحب نے بڑے پیار کے ساتھ ذکر کیا۔

میں نے ان سے اس خواہش کا اظہار کیا اگر وہ کل الفضل کے دفتر تشریف لائیں تو ہمارا سارا عملہ ان سے مل کر خوش ہو گا اور ہم آپ کی یادگار کے لئے تصویریں کھینچ کر اپنے دفتر میں تصویروں کے بورڈ پر آویزاں کریں گے تاکہ آپ کی آمد کی یادگار قائم رہے۔ کہنے لگے کہ کیمرہ تو میرے پاس یہاں بھی موجود ہے۔ یہیں تصویریں لے لیتے ہیں۔ چنانچہ کچھ تصویریں ان کے کیمرے سے لی گئیں۔ اور کچھ تصویریں میں نے اپنے کیمرہ سے لیں۔ وہ کہنے لگے کل مجھے مری جانا ہے۔ جانا تو اعلیٰ الصبح تھا لیکن اگر علی الصبح گاڑی نہ مل سکی یعنی جانے کا انتظام نہ ہو سکا تو میں ضرور الفضل کے دفتر آؤں گا۔ اور آپ کے سارے عملے سے مل کر مجھے خوشی ہو گی۔

ان تمام باتوں کے بعد جیسا کہ میری عادت ہے میں نے اخبار الفضل کا بھی ایک "ہوکا" لگایا۔ آپ سمجھ گئے "ہوکا" سے میری کیا مراد ہے۔ میں نے ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ دیکھئے اب آپ سے ملاقات ہو گئی ہے ہم توقع رکھتے ہیں کہ آپ پہلے سے زیادہ ہمیں مضامین بھجوایا کریں گے۔ آپ کے بعض مضامین خاص طور پر بوسنیا کے متعلق شائع ہو چکے ہیں۔ کہنے لگے میں لکھ تو نہیں سکتا۔ یا میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں لکھ نہیں سکتا۔ لیکن مجھے امید ہے کہ آپ' جو کچھ میں لکھوں گا۔ اس کی نوک پلک سنوار کر شائع کر دیا کریں گے۔ میں ضرور الفضل کے لئے مضمون لکھوں گا۔ اور یہ وعدہ کر کے انہوں نے جانے کی اجازت چاہی۔

اگرچہ یہ ملاقات ہوئی تو میرے گھر پر لیکن میں اسے ایک رنگ میں الفضل کے دفتر ہی کی ملاقات سمجھتا ہوں کیونکہ ایک تو اس لئے کہ وہ پہلے مجھ سے ملاقات کے لئے دفتر ہی گئے تھے۔ اور دوسرے اس لئے کہ الفضل کا آدھے سے زیادہ کام تو مجھے گھر پر کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے میں اپنے گھر کو بھی ایک رنگ میں الفضل کا دفتر ہی سمجھتا ہوں۔ بہرحال ہم دونوں نے اسی طرح خوب ہنستے ہنساتے ایک دوسرے کو الوداع کہا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ خوش رکھے اور انہیں بابرکت کامیابیاں عطا کرے جو ان کے لئے بھی اور جماعت کے لئے بھی باعث فخر ہوں۔

بقیہ صفحہ ۳

کاربوویج میں ہاتھ پاؤں کا سونا۔ Numbness رات کو سونے میں ہاتھ پاؤں سو جائیں تو لیکیسز مفید ہے فالجی علامات میں رس ٹاکس بھی مفید ہے۔

حضرت صاحب نے اپنا واقعہ بیان فرمایا کہ جب ۱۹۷۰ء میں مجھے بہت سفر کرنے پڑے تو ایک دفعہ گاڑی چلاتے ہوئے مجھے احساس ہوا کہ میرا بایاں طرف شل ہو گیا ہے آنکھ پر بھی اثر تھا۔ میں نے فوراً گاڑی روکی اور رس ٹاکس کھائی۔ پندرہ منٹ کے اندر اس کے اثرات زائل ہو گئے۔

رات کو کروٹ پر لیٹے ہوئے اگر بدن سو جائے تو اگر بائیں طرف ایسا ہو تو لیکیسز مفید ہے اگر عمومی ہو تو اس میں سلیشیا اچھی دوا ہے کاربوویج اور سلیشیا اس پہلو سے مطابقت رکھتی ہے۔ کاربوویج کالی کارب کے لئے جسم کو تیار کرتی ہے۔ دونوں کے اثرات ملتے جلتے ہیں۔ کالی کارب گہرا ردعمل کرتی ہے۔ کاربوویج ہلکا اثر کرتی ہے۔ اس لئے کالی کارب سے پہلے کاربوویج دیں۔ گاؤٹ میں کالی کارب سے پہلے کاربوویج دینا ضروری ہے سوائے اس کے کہ مرض اور دواؤں پر پورا عبور ہو۔ پہلے چند دن کے لئے کاربوویج دیں پھر کالی کارب دی جائے۔

رسٹاکس کے بعد کاربوویج اچھا کام کرتی ہے۔

ضروری اعلان

○ قواعد وصیت کا قاعدہ نمبر ۵۲ تبدیل ہو گیا ہے۔ تبدیل شدہ قاعدہ کے مطابق ایسے موصی صاحبان/موصیات جو اپنی جائیداد کا حصہ جائیداد ادا کر کے سرٹیفکیٹ لے چکے ہیں' ان کو بھی اپنی جائیداد کی آمد سے حصہ آمد بشرح ۱/۱۶ ادا کرنا لازمی ہو گا۔ (آمد از کرایہ مکان' دوکان' زرعی زمین وغیرہ) ترمیم شدہ قاعدہ نمبر ۵۲ یہ ہے۔-

"جس جائیداد کا حصہ جائیداد سو فیصدی ادا کر دیا گیا ہو اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی رہے گی"۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بوسنیا میں مسلمانوں کی کامیابیاں

١٩٩٢ء میں جب لڑائی کا آغاز ہوا تو سربوں کو بہت زیادہ برتری حاصل تھی۔ لیکن اب معلوم ہوتا ہے کہ سرب تنہا رہ گئے ہیں اور انہیں تیل کی از حد کمی ہے کیونکہ سربیا نے اگست سے اس کی سپلائی بند کر دی ہے۔ اس کے علاوہ بوسنین فوج باوجود پابندی کے ہتھیار حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔

اقوام متحدہ کے ترجمان کا کہنا ہے کہ دونجی واکوف کا قصبہ جو کہ کیوپرس سے ٣٠ کلو میٹر کے فاصلے پر ہے شائد گورنمنٹ فوجوں کا اگلا نشانہ ہو۔ درجنوں بسیں حکومتی دستوں کو لے کر محاذ کی طرف جاری ہیں۔ بوسنین کروٹ ملیشیا بھی جتھہ بندی میں مصروف ہے۔

سرایوو کے مغربی حصے میں اقوام متحدہ کے زیر قبضہ ایرپورٹ کے نزدیک دوبارہ لڑائی شروع ہو گئی ہے۔

حکومتی ترجمان کا کہنا ہے کہ دارالحکومت کے مغربی محاذ پر سرب فوجوں نے توپوں سے گولہ باری کی اور پیدل فوجوں نے حملہ شروع کر دیا۔ اس لڑائی کے نتیجہ میں پانچ شہریوں کو ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ لوکل پولیس افسر نے بتایا ہے کہ ایک گولہ اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر کے قریب گرا۔ اقوام متحدہ کے افسروں نے بتایا ہے کہ اس ایریا پر سے کئی توپوں کے گولے آتے جاتے دیکھے گئے۔

وسطی بوسنیا میں حکومت نے مزید فوجی دستے اس محاذ کی طرف بھیجے ہیں جہاں اڑھائی سال کے عرصہ میں انہوں نے بہت سارا علاقہ واپس لیا ہے اور اب وہ برف باری کے موسم کے شروع ہونے سے پہلے زیادہ سے زیادہ علاقہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ برف باری ہونے کے بعد سڑکیں ناقابل استعمال ہو جاتی ہیں اور فرنٹ لائن پر خاموشی چھا جاتی ہے۔ ایسے موسم میں سربوں کو جو بھاری توپوں کی برتری حاصل ہے وہ بے معنی ہو جاتی ہے کیونکہ بھاری توپیں برف اور کیچڑ میں دھنس جاتی ہیں مسلمانوں کو اس بات کا علم ہے اور اسی لئے یہ انہوں نے یہ آخری حملہ کیا ہے۔

پچھلے ہفتے جو گورنمنٹ فوجوں نے کیوپرس کے شہر پر کامیاب حملہ کیا تھا۔ اور اس کے ملحقہ ایک میدان پر قبضہ کیا تھا۔ اس میں بوسنین اور کروٹ فوجوں نے ایک دوسرے سے بہت تعاون کیا تھا۔ یہ پچھلے موسم بہار میں دونوں ممالک کی فیڈریشن کے بعد پہلا موقعہ تھا کہ دونوں ملکوں کی فوجوں نے اکٹھے ایکشن کیا تھا۔ اس فیڈریشن کا قیام امریکہ کی کوششوں کا مرہون منت تھا۔

اقوام متحدہ کے ترجمان میجر کوس سول نے کہا ہے کہ اس لڑائی میں شائد ایرپورٹ کے رن وے کو نقصان پہنچا ہو جس کا اندازہ کرنے کے لئے رن وے کی انسپکشن کرنی ہو گی۔ ہو سکتا ہے اس وجہ سے ائیرپورٹ کو عارضی طور پر بند کرنا پڑے۔ یہ ائرپورٹ امدادی پروازوں کے لئے انتہائی اہم ہے۔

اس بات کا شدید اندیشہ ہے کہ مسلم فوجوں کی کیوپرس اور شمال مغربی بوسنیا میں کامیابی کے بعد جنگ بندی مکمل طور پر ختم نہ ہو جائے حکومت کی فوجوں نے سرایوو کے شمال میں بھی پندرہ سے بیس مربع کلو میٹر علاقے کا قبضہ حاصل کر لیا ہے یہ ایک سطح مرتفع ہے اور اس کے قبضہ سے شمالی مشرقی شہر ٹزلا تک رسائی آسان ہو جائے گی۔ اور اس طرح سربوں کے سپلائی روٹ کو بھی آسانی سے کاٹا جا سکے گا۔

☆○☆

سری لنکا میں چندریکا کی کامیابی

سری لنکا کے صدارتی انتخاب میں وزیر اعظم چندریکا کمارا ٹنگا بھاری اکثریت سے جیت گئی ہیں۔ اس مقابلے میں دو بیوائیں میدان میں تھیں۔ ان میں سے پہلی موجودہ وزیر اعظم چندریکا کمارا ٹنگا تھیں جن کی عمر ٤٩ سال ہے اور ان کے مقابل پر سریماوسانا نیکے تھیں جن کی عمر ٥١ سال ہے۔ وسانائیکے کے خاوند صدارتی امیدوار تھے وہ اپنے خاوند کے قتل کے بعد یونائیٹڈ نیشنل پارٹی کی امیدوار بنیں۔

کمارا ٹنگا نے اگست کے انتخابات میں اپنی پارٹی پیپلز الائنس کو کامیابی دلوائی تھی موجودہ صدارتی انتخاب میں انہوں نے بھی اپنی مخالف امیدوار کے مقابلے میں اپنے خاوند کے قتل کو اجاگر کرنا شروع کر دیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود یہ کہنا مشکل تھا کہ ان کو اپنے مخالف امیدوار کے مقابلہ میں اس وجہ سے کس قدر ووٹ مل سکیں گے۔ نتائج نے بتایا کہ وہ اپنی مہم میں کامیاب رہیں۔ مسز کمارا ٹنگا کے والد سری لنکا کے پہلے وزیر اعظم تھے جنہیں ١٩٥٩ء میں قتل کیا گیا تھا۔ اور اس وقت سے لے کر آج تک اس بدھ مذہب کے پیروکار جزیرے کے لوگوں میں تشدد کا کلچر چل رہا ہے۔

دونوں بڑے امیدواروں اور ان کے علاوہ چار چھوٹی پارٹیوں کے امیدواروں نے یہ اعلان کر رکھا تھا کہ وہ بر سر اقتدار آنے کے بعد ١٩٧٨ء کے دستور کو بہتر بنائیں گے۔ اس دستور میں صدر کو غیر محدود طاقتیں حاصل ہیں۔ صدارتی مہم کے دوران مسز کمارا ٹنگا نے کہا تھا کہ وہ الیکشن صدارت کے اختیارات حاصل کرنے کے لئے نہیں جیتنا چاہتیں۔ بلکہ وہ اس نظام کو ختم کرنے کے لئے یہ الیکشن جیتنا چاہتی ہیں تین ہفتہ قبل وزیر اعظم کو امید تھی کہ وہ بھاری اکثریت سے کامیاب ہوں گی لیکن ٢٤۔ اکتوبر کو دسانائیکے کے قتل کے بعد ان کا امیج خراب ہو گیا تھا۔ اور خطرہ تھا کہ یہ حادثہ ان کے ووٹوں پر اثر انداز ہو گا۔ اپوزیشن نے بھی مقتول صدارتی امیدوار کی بیوہ کو عوامی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے اپنا امیدوار بنایا تھا۔ لیکن یہ سیاسی چال بھی عوامی ووٹوں کے حصول میں ناکام رہی۔

☆○☆

مصر میں ہولناک تباہی

گزشتہ دنوں قاہرہ سے دو سو میل جنوب میں صوبائی دارالحکومت اسیوط کے قریب درونکا کے قصبے میں آگ کے سیلاب نے تباہی مچا دی۔ جس سے پانچ سو سے زائد افراد لقمہ اجل بن گئے۔ اور پوری بستی مٹی کا ڈھیر ہو گئی۔

قصبے کے قریب تیل کے بڑے بڑے ڈپو تھے جو فوج کے لئے تعمیر کئے گئے تھے۔ ایک ڈپو ریلوے کے پل کے نیچے تھا۔ شدید بارش کی وجہ سے پل ڈپو کے اوپر گر گیا۔ جس سے پائپ لائنیں ٹوٹ گئیں اور پٹرول بہنے لگا۔ کسی طرح سے اس پٹرول کو آگ لگ گئی۔ دیکھتے دیکھتے یہ آگ دوسرے گوداموں تک پھیل گئی۔ پٹرول پانی میں مل گیا۔ اور اس کا بہاؤ کا رخ قصبے کی طرف ہو گیا۔ پٹرول پانی سے اوپر کی سطح پر تھا۔ اوپر آگ نیچے پانی تھا۔ پندرہ منٹ کے عرصے میں قصبے کا ایک حصہ اس کی زد میں آ گیا۔ آگ اور اس کے ساتھ پانی کی سطح مکانوں کی تیسری منزل تک پہنچ گئی۔ پو پھٹنے کا وقت تھا۔ لوگ ہڑبڑا کر اٹھے اور بچوں کو اٹھا کر بھاگ نکلے۔ لیکن کئی ایک تو بچوں کو بھی نہ اٹھا سکے۔

واقعہ یوں ہوا کہ پانی کافی دیر سے پٹرول کے ٹینکوں کے پیچھے جمع ہو رہا تھا۔ جب آگ لگنے سے گودام پھٹ گئے تو جمع شدہ پانی نے ایک دم سے آبادی کا رخ کیا جو نسبتاً نیچی جگہ پر تھی جہاں پٹرول کے ٹینک پھٹے وہاں کوئی زندہ نہیں بچا۔ قبرستان کے باہر کا منظر عبرت انگیز تھا۔ جہاں لاشیں جمع کی جا رہی تھیں اور لوگ اپنے عزیز و اقارب کی میتیں شناخت کرنے آتے تھے۔

قصبہ کے بقیہ لوگوں نے قریبی قصبہ اسیوط کی مسجدوں میں پناہ لے رکھی ہے حکومت نے بھی پچاس کے قریب خیمے نصب کر رکھے ہیں بے گھر ہونے والوں کو خوراک مہیا کرنے کا کام فوج نے سنبھال رکھا ہے۔

☆○☆

انگولا میں امن امیدیں دم توڑ گئیں

جس طرح افغانستان میں مسلح مزاحمت کے بعد روس کو نکال دیا گیا اور مجاہدین نے مل جل کر کامیابی حاصل کی اس طرح انگولا میں ہوا تھا۔ کئی چھاپہ مار تنظیموں نے کئی سال کی لڑائی کے بعد اپنے ملک کو غیر ملکی تسلط سے آزاد کرایا۔ لیکن جب ملک آزاد ہو گیا تو مسلح تنظیموں نے آپس میں لڑنا شروع کر دیا۔ اور یہ خانہ جنگی کئی سال جاری رہی کئی امن سمجھوتے ہوئے کبھی ایک طرف سے کبھی دوسری طرف سے خلاف ورزی ہوتی رہی۔

اب حال ہی میں ایک اور امن سمجھوتہ ہوا تھا اور خیال تھا کہ شاید یہ پائیدار ثابت ہو۔ لیکن انگولا میں حکومت اور یونیٹا باغیوں کے درمیان امن کی امیدیں اس وقت دم توڑ گئیں جب گزشتہ روز علی الصبح سرکاری فوجوں نے باغیوں کے ہیڈ کوارٹرز ہوامبو میں زبردست کارروائی کر کے ٥٠٠ سے زائد باغیوں کو ہلاک کر دیا۔

سرکاری فوج باغیوں کی دفاعی لائنیں توڑتی ہوئی شہر میں داخل ہو گئی اور ائیرپورٹ اور ملٹری کمپاؤنڈ پر کنٹرول حاصل کر لیا۔ سرکاری فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ ہوامبو کے باغیوں کا مکمل صفایا کر دیا گیا ہے جبکہ باغیوں نے اس کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ اب امن قائم کرنے کی تمام امیدیں دم توڑ چکی ہیں۔

صرف ایک ہفتہ قبل حکومت اور باغیوں کے درمیان طویل مذاکرات کے بعد امن سمجھوتہ طے پایا تھا۔ اور اس پر ابتدائی دستخط ہوئے تھے۔ اور اس معاہدہ پر باقاعدہ دستخط ١٥۔ نومبر کو ہونے تھے۔ لیکن سرکاری فوجوں کی اس زبردست کارروائی کے بعد یہ امن معاہدہ خاک میں مل گیا ہے۔ باغی کمانڈر نے کہا ہے کہ اس حملے سے ثابت ہو رہا ہے کہ امن مذاکرات کی آڑ میں حکومت وقت چاہتی تھی۔ ایک اور باغی رہنما نے کہا ہے کہ اب انگولا کو ایک طویل اور خونریز مستقبل کی طرف دھکیل دیا گیا ہے واضح رہے کہ قبل ازیں ١٩٩١ء میں حکومت اور باغیوں میں سمجھوتہ کے بعد جنگ بند ہو گئی تھی۔ تاہم انگولا کے پہلے جمہوری انتخابات میں شکست کے بعد یونیٹا نے دوبارہ مسلح کارروائیاں شروع کر دیں۔

یادرفتگان

میاں عبدالرشید

مکرم میاں لئیق احمد نور صاحب

افسوس کے ساتھ تحریر کیا جاتا ہے کہ ہمارے تایا جان محترم میاں عبدالحکیم صاحب (وفات یافتہ) سابق صدر جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور کے فرزند برادرم مکرم میاں لئیق احمد نور صاحب بعمر ۴۱ برس مورخہ ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء بوقت ساڑھے چھ بجے صبح بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اس روز بعد نماز مغرب احباب جماعت اور دیگر دوستوں نے جنازہ میں شرکت کر کے باہمی ہمدردی اور اخوت کا ثبوت دیا۔

برادرم مکرم میاں لئیق احمد نور صاحب کے جسد خاکی کی تدفین احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں عمل آنے پر ہمارے خالو جان مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی انسپکٹر تحریک جدید نے دعا کرائی۔

وفات پانے والے ہمارے بھائی نے بطور یادگار اپنے پیچھے علاوہ اپنی سوگوار بیوہ کے ایک لڑکا اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کی حفاظت فرمائے آمین۔

مکرم میاں لئیق احمد صاحب نور ایک ایسے خوش قسمت خاندان سے تعلق رکھتے تھے جس میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بعض مخلص اور جاں نثار رفقاء بھی ملتے ہیں ہمارے دادا جان حضرت میاں عبداللہ صاحب اور نانا جان میاں نور محمد صاحب امرتسری کو بھی حضرت بانی سلسلہ کی رفاقت کا شرف حاصل تھا۔

یہ ہر دو بزرگ علی الترتیب برادرم مکرم لئیق احمد صاحب نور کے دادا اور نانا تھے اس ناطہ کے باعث محترم مولانا محمد صدیق صاحب فاضل امرتسری (سابق مربی بلاد عربیہ۔ انگلستان مغربی افریقہ) اور مکرم محمد لطیف انور صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امام جماعت احمدیہ) ہمارے ماموں ہیں۔

وفات پانے والے ہمارے بھائی مکرم میاں لئیق احمد نور صاحب کا حلقہ احباب بڑا وسیع تھا وہ اپنے اخلاق اور اعمال کے اعتبار سے اکثر لوگوں کے دلوں میں گھر کر گئے تھے یہی وجہ ہے کہ ان کی حسرتناک وفات کے موقع پر اور مابعد بھی عزیز و اقارب کے علاوہ بہت سے ایسے لوگ بھی ان کے ہاں آئے جن کی آنکھیں پرنم تھیں اور وہ جب ہمارے فوت ہونے والے بھائی کا ذکر کرتے تو ایسا معلوم دیتا جیسے کہ گویا ان کا اپنا کوئی عزیز کھو یا گیا ہے بعض تو گھنٹوں بیٹھے مکرم لئیق احمد نور صاحب کی خوبیوں کا تذکرہ کرتے رہے اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی کی روح کو تسکین بخشے اور اس کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

دِل کی امراض

درد دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض کا فوری علاج

ہارٹ کیوریٹو سمیل

HEART CURATIVE SMELL

کے سونگھنے سے کیا جاسکتا ہے۔ ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کا دوبائی علاج کے ساتھ HEART CURATIVE SMELL سونگھنے کیلئے دے کر اس زود اثر اور بے ضرر مقوی دل خوشبو HEART TONIC SMELL کے مثبت POSITIVE اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس غرض کیلئے فری سیمپل طلب فرمائیں۔

میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار کرنے والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت کے ساتھ (WITH MONEY RACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔

قیمت پاکستان میں 20.00 روپے فی سمیل۔ ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10.00 روپے

ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر $ 5 مع ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ)

روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا خوبصورت پرس 150 روپے میں دستیاب ہے۔

لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔

موجد: ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر

آر ایم پی۔ ایم اے۔ ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔ مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ

بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن

پیشکش: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان

فون ایکسچینج 211283، آفس 771، کلینک 695

بقیہ صفحہ ۱

جائے گا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے بڑی گریہ وزاری کے ساتھ یہ دعا کی اور وہ دعا کی۔ اور جہاں تک ان کے اپنے ماتحتوں سے تعلق کا سوال ہے یا اپنے ہم جنسوں دوسروں سے تعلق کا سوال ہے انہی معاملات میں وہ ان سے زیادتی کر جاتے ہیں۔ مثلاً کئی ایسے ہیں جو غربت کا شکوہ کرتے ہیں کہ ہم نے بہت خدا کے حضور گریہ وزاری کی مگر کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ اور واقعہ یہ ہے کہ بہت سے ان میں سے ایسے ہیں جن کی بعض دفعہ کمزوریاں پوشیدہ رہ جاتی ہیں۔ ان پر ستاری کا پردہ پڑا رہتا ہے۔ بعض ان میں سے ایسے ہیں جن کی کمزوریاں لوگوں کے سامنے کھلیں یا نہ کھلیں میرے سامنے آجاتی ہیں اور اس وقت یہ نکتہ سمجھ میں آجاتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے بھائیوں سے معاملات میں دیانت داری کے سلوک نہیں کئے۔ جو اعلیٰ توقعات امانت کی ان سے وابستہ تھیں ان کو پورا نہیں کیا۔ اور پھر خدا سے شکوے ہیں کہ ہم تیرے حضور گریہ وزاری کرتے رہے ماتھا ٹیکتے رہے مگر کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔

(از خطبہ ۱۲۔ اگست ۱۹۹۴ء)

ایم ٹی اے کے پروگرام

بدھ ۱۶۔ نومبر ۱۹۹۴ء

پاکستان ٹائم	لندن ٹائم	تفصیل پروگرام
6-15 رات	1-15	تلاوت
6-30 رات	1-30	ملاقات۔ ترجمہ قرآن کلاس
7-30 رات	2-30	بہنوں کی محفل۔ میزبان مسز ایچ فاروقی
8-00 رات	3-00	نظم
8-10 رات	3-10	دینی اخلاق و آداب (قسط ۸)
		گفتگو مولانا عطاء المجیب صاحب راشد
8-40 رات	3-40	نظم
8-50 رات	3-50	کل کے پروگرام

جمعرات ۱۷۔ نومبر ۱۹۹۴ء

پاکستان ٹائم	لندن ٹائم	تفصیل پروگرام
6-15 رات	1-15	تلاوت
6-30 رات	1-30	ملاقات۔ ترجمہ قرآن کلاس
7-30 رات	2-30	نظم
7-35 رات	2-35	حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ
		گفتگو مولانا عبدالسلام طاہر صاحب
8-00 رات	3-00	نظم
8-10 رات	3-10	تاریخ کا ایک ورق۔
		از بشیر احمد خان رفیق صاحب
8-40 رات	3-40	نظم
8-50 رات	3-50	کل کے پروگرام

گمشدگی پاسپورٹ

○ خاکسار کا پاسپورٹ (نمبر A045883) طاہر آباد سے دفتر وقف جدید میں آتے ہوئے گم ہو گیا ہے۔ جس کسی کو ملے خاکسار کو پہنچا کر ممنون فرمائے۔

نذیر احمد ولد غلام حسین
مکان نمبر ۱۳ گلی نمبر ۲ محلہ جلال آباد
فیصل آباد روڈ جھنگ صدر

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 649

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

خوشخبری

قندِ شفاء جوشاندے کا انسٹنٹ پوڈر
اب مِنی پیک میں قیمت ۲/ روپے
• ربوہ کے تقریباً ہر دکاندار سے طلب کریں

ہاضمے کا بہترین چورن
اکسیرِ معدہ
اب مِنی پیک میں قیمت ۱/
• بیرون جات کے طبی سٹاکسٹ توجہ فرمادیں۔

خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

خبریں

ربوہ : 14 نومبر-1994ء
ہلکی سردی جاری ہے
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف کے والد میاں محمد شریف کو اتفاق گروپ کے دفتر واقع ایمپریس روڈ سے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ سینکڑوں پولیس اہلکاروں نے اس اپریشن میں حصہ لیا۔ میاں شریف نے گرفتاری دینے سے انکار کیا تو پولیس انہیں زبردستی اٹھا کر لے گئی۔ اس دوران میاں شریف کے سر میں معمولی زخم بھی آیا۔ ایف آئی اے والے انہیں گورنر پنجاب کے خصوصی طیارے میں اپنے ہیڈ کوارٹرز لے گئے جہاں مختلف مقدمات میں ان سے تفتیش شروع کر دی۔

○ وفاقی وزیر داخلہ ریٹائرڈ میجر جنرل نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ میاں محمد شریف اتفاق گروپ مالیاتی سیکنڈل کے مرکزی کردار ہیں۔ اور انہیں اربوں روپے کی مالی بدعنوانیوں کے الزام میں ملوث ہونے پر گرفتار کر کے نیشنل بینک آف پاکستان کے اسلام آباد میں واقعہ ریسٹ ہاؤس میں ایف آئی اے کی تحویل میں دے دیا گیا ہے۔ ایف آئی اے نے ان کا ۱۴ روزہ ریمانڈ حاصل کر لیا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف اور پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ میرے والد کی گرفتاری کا ڈرامہ کشمیر قرارداد سازش سے توجہ ہٹانے کے لئے کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم پاکستان کی مٹی سے بنے ہوئے ہیں اس کے لئے جان بھی دینے کو تیار ہیں۔ میرے گھر کا ہر فرد گرفتار کر لیا جائے میں اپنے مشن سے نہیں ہٹوں گا۔ بھٹو نے چوہدری ظہور الٰہی پر بھینس چوری کا مقدمہ بنایا تھا۔ اس کی بیٹی سے بھی ہر ڈرامے کی توقع کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا میرے والد سے وحشیانہ سلوک کیا گیا لیکن کسی قسم کی کارروائی بھی ہمیں نہیں روک سکتی۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ مجھے کسی طرح بھی خوف زدہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ میں کسی سودے بازی کا تصور کر سکتا ہوں حکومت ہمیں مشتعل کرنے کے لئے انتقامی کارروائیاں کر رہی ہے۔ تاکہ ملک کو خانہ جنگی کی طرف دھکیلا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کوئی سازش کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ کارکن صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ میاں محمد شریف کی گرفتاری کا فیصلہ کس سطح پر ہوا۔ وہ کس کیس میں گرفتار ہوئے ہیں علم نہیں۔ ایف آئی اے وفاقی حکومت کا مسئلہ ہے ہم کیسے مداخلت کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف کے خلاف کیسوں کی مکمل چھان بین ہو جائے تو کارروائی کریں گے لیکن فی الحال نواز شریف کو نہیں پکڑا جائے گا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے پی۔ ڈی ایف پارلیمانی پارٹی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم اپوزیشن کے منفی طرز عمل کا جواب شرافت اور شائستگی سے دیں گے۔ اور حکومت اسمبلی کو جمہوری طریقوں سے چلانے میں اپنا کردار ادا کرتی رہے گی۔

○ قائد حزب اختلاف کی اہلیہ بیگم کلثوم نواز شریف نے کہا ہے کہ میاں شریف نے تو کبھی غلطی سے بھی کوئی غلطی نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں پارلیمنٹ میں دباؤ میں لانے کے لئے یہ کارروائی کی گئی۔ قدم ڈگمگائیں گے نہ دباؤ میں آئیں گے۔

○ بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ تحریک عدم اعتماد خارج از امکان نہیں انہوں نے کہا کہ پورے خاندان کو بھی گرفتار کر لیا جائے تو مشن نہیں چھوڑوں گا۔

○ قائد حزب اختلاف نواز شریف کو ماڈل ٹاؤن میں ان کے گھر پر اطلاع دی گئی کہ پولیس آپ کے والد کو گرفتار کرنا چاہتی ہے تو وہ یہ اطلاع ملتے ہی ایمپریس روڈ پہنچے لیکن اتنی دیر میں پولیس اپنا کام مکمل کر چکی تھی۔

○ پنجاب اسمبلی نے قائمقام اپوزیشن لیڈر چوہدری پرویز الٰہی نے میاں محمد شریف کی گرفتاری پر شدید رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی نے تمام حدیں عبور کر لی ہیں۔ اب وہ ہم سے کسی بہتر سلوک کی توقع نہ رکھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کیسی جمہوریت ہے کہ پارلیمنٹ میں صدر کے خطاب کو کامیاب بنانے کے لئے بزرگ والدین کو پکڑنا شروع کر دیا ہے۔ ہم اس کے خلاف ایوان کے اندر اور باہر احتجاج کریں گے۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے امریکی نائب وزیر خارجہ برائے جنوبی ایشیا مسز رابین رافیل سے ملاقات کے دوران کہا کہ ہم سندھ میں گڑبڑ کرنے والوں کے عزائم خاک میں ملا دیں گے۔ انہوں نے کہا کراچی کے واقعات میں خفیہ ہاتھ ملوث ہونے کے امکان کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن پاکستان کسی بھی صورت میں بھارت کی بالادستی قبول نہیں کرے گا۔

○ میاں محمد شریف کی گرفتاری کے آپریشن کے دوران ایف آئی اے کے حکام لحہ بہ لحہ رپورٹ وزیر داخلہ کو پہنچاتے رہے۔ جب میاں محمد شریف نے گرفتاری دینے سے انکار کیا تو کمانڈوز کو بلایا گیا جو میاں شریف کو کرسی سمیت باہر لے آئے اور گاڑی میں ڈال کر چلے گئے۔

○ صدر لاہور چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے صدر بشیر اے بخش نے کہا ہے کہ میاں شریف رہا نہ ہوئے تو کاروباری حلقوں میں شدید رد عمل ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ وہ غیر سیاسی اور غیر متنازعہ شخصیت ہیں۔ ہمیں ان کی گرفتاری سے بے حد صدمہ ہوا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ نے پانچ ارکان اسمبلی کی چوہدری حبیب اللہ کیس میں عبوری ضمانت منظور کر لی ہے۔ اور ان کی رہائی کا حکم دے دیا ہے۔ تاکہ یہ ارکان پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کر سکیں رہائی پانے والوں میں چوہدری اختر رسول راجہ جاوید اخلاص چوہدری محمد ریاض شیخ اعجاز احمد میاں عمران مسعود اور ایم این اے یٰسین وٹو شامل ہیں۔

○ پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں گزشتہ روز زبردست ہنگامہ ہوا اور اسمبلی میدان جنگ بن گئی۔ ممبران نے آپس میں ہاتھاپائی کی، باکسنگ کی گئی، ایک دوسرے کو مکے مارے گئے اور ننگی گالیاں دی گئیں۔ ارکان گتھم گتھا ہو گئے۔ اپوزیشن ارکان نے سرکاری بنچوں پر ٹماٹر پھینکے۔ اسمبلی کی کارروائی کے مسودے پھاڑ دیئے کرسیاں اٹھالی گئیں۔ اپوزیشن سپیکر کے سامنے دھرنا مار کر بیٹھ گئے۔ ۲۔ ارکان زخمی ہو گئے۔ زبردست نعرہ بازی کی گئی۔

اعلان گمشدگی رسید بک

○ ایک رسید بک ۲۰۰۷ مجلس انصار اللہ انور آباد ضلع لاڑکانہ گم ہو گئی ہے۔ جس کی رسید نمبر ۱ تا رسید نمبر ۳۶ تک استعمال شدہ ہیں۔ جس دوست کو ملے وہ متعلقہ مجلس انصار اللہ میں پہنچا دیں اور اس کی کوئی رسید استعمال نہ کی جائے۔ (قائد مجلس انصار اللہ پاکستان۔ ربوہ)

ہوالشافی
بہتر تشخیص .... مناسب علاج
جرمن ہومیو علاج ● جدید دور جدید ترین علاج
ہومیو ڈاکٹر عزیز احمد خان
D.H.M.S._R.H.M.P.
کلینک کے اوقات
صبح 10 تا 1
شام مغرب تا عشاء
جرمنی و فرانس کے تمام ہومیو پیتھک کو سنز مثلاً
L ، M ، PK ، R نمبرز اب سیل بند پیکنگ کے علاوہ
آپ اپنی ضرورت کیمطابق کم مقدار میں بھی خرید سکتے ہیں
جرمنی و فرانس کی سیل بند مفرد و مرکب ادویات کا مرکز
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
3- بلال مارکیٹ۔ ربوہ
فون کلینک (04524) 212399
فون گھر (04524) 211399

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہمارا شعار
● خدمت ● دیانت ● امانت
مکانات۔ پلاٹ۔ دوکانات و دیگر سکنی اور زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون : 212379

کامیاب علاج
ہمدردانہ مشورہ
نوجوانوں کی امراض اور نفسیاتی بیماریاں
بیرون جات کے مریض اپنے تفصیلی حالات لکھ کر دوا منگوا سکتے ہیں۔
دوا مدبر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون
۲۱۱۴۳۴
۲۱۲۴۳۴